18-8-2020

Name - Afai Rashid

Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع - نظم - ایک اجمالی جائزہ

Topic - Nazm - An introduction

B.A (H) PART II

Scanned with CamScanner

نظم - ایک اجمالی جائزہ

نظم ایک خاص شعری صنفِ سخن ہے، عموماً لفظ نظم کا استعمال منثور شاعری میں بھی ہوتا ہے۔ اس صنف کی شناخت کا مسئلہ ذرا پیچیدہ ہے کیونکہ اسکی شناخت موضوع اور ہیئت سے کرنا مشکل ہے، یہ ایک ہمہ گیر اور وسیع تر صنف ہے، اسے مختلف ہیئتوں میں آزمایا جاتا رہا ہے اور اس میں دنیا کے تمام موضوعات کو سمیٹنے کا ہنر ہے۔ نظم فکر و خیال کی مسلسل پیرایۂ بیان کے سبب نہایت مقبول صنفِ سخن ہے۔

اردو نظم کا باضابطہ آغاز انیسویں صدی کے نصف آخر سے ہوا۔ محمد حسین آزاد نے جدید شاعری کو ایک تحریک دی اور انجمن پنجاب کو آلۂ کار بنایا۔ مئی ۱۸۷۴ میں باضابطہ اس کی شروعات ہوا۔ آزاد کے شاگرد عبد الحلیم شرر فرماتے ہیں

"۸ مئی ۱۸۷۴ء کو نظم اردو کے عالم میں ایک

الغرض ہوا کہ زبانوں کی تاریخ میں عہدہ بادشاہ کا سمجھا
جاتا ہے۔ وہی معمولی الفاظ تھے، جو پہلے بھی استادوں
نے لکھا تھے۔ موجودہ شاعر چبائے ہوئے نوالے
کی طرح انہیں لیتے تھے اور الفاظ ادل بدل کرتے تھے
اور پڑھ پڑھ کر آپس میں خوش ہوتے تھے۔ صاحب
ڈائرکٹر بہادر نے سال مذکور میں میرے اشارے سے پروفیسر
آزاد کو ارشاد فرمایا، انہوں نے اس مطلب کے مناسب
وقت ایک لکچر لکھا اور شام کی آمد اور رات کی کیفیت
ایک مثنوی میں دکھائی۔ جلسہ ہوا اور مشاعرہ اور نظم
مذکور پڑھی گئی۔" نظم آزاد ص ۲۳

پروفیسر عبدالقادر سروری لکھتے ہیں
" آزاد کا رتبہ اردو شاعری میں وہی ہے جو اسکاٹ کا
انگریزی شاعری میں ہے۔ کسی نئے خیال کے پیدا

آنے والے اور کسی بھی تحریک کے بانی کو دنیا جس وقعت
کی نظر سے دیکھ سکتی ہے آزاد بھی اسی کے پوری طرح سے مستحق ہیں
انہوں نے ہی قدیم شاعری کی اصلاح کا سب سے پہلے بیڑا
اٹھایا اور انہوں ہی نے جدید نظم کو سینچا۔"

آزاد کے بعد خواجہ الطاف حسین حالی کا نام سرفہرست ہے جنہوں
نے اپنی موضوعاتی نظموں سے اس تحریک کو مزید مستحکم کیا۔

'انجمن پنجاب' کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مشاعروں میں
مصرعہ طرح کے بجائے موضوعات دئے گئے اور اس طرح مشاعرے
[illegible] نظموں میں تبدیل ہو گئے۔ 'شب قدر'، 'برکھا رت'،
صبح امید، حب وطن، مناجات بیوہ، چپ کی داد اس
زمانے کی بہترین تخلیقات ہیں۔ حالی کی نظم 'مدوجزر اسلام'
جو 'مسدس حالی' کے نام سے بھی مشہور ہے حالی کی نظم

لگتا ہے کہ یہ نادر شاہکار ہیں۔ جناب اسماعیل میرٹھی نے بھی
اس صنف کی خوب خدمت کی۔ انہوں نے معریٰ نظمیں بھی
خوب لکھیں۔

نظم نگاری کی اس روایت کو محمد حسین آزاد، شبلی، حالی،
اسماعیل میرٹھی وغیرہ نے استحکام بخشا وہیں جوش و اقبال
وغیرہ نے اسے بام عروج پر پہنچا دیا۔

نظم بحیثیت خاص کر اردو نظم مثلث، مربع، مخمس، مسدس،
مسبع و مثمن وغیرہ کے علاوہ ترجیع بند اور ترکیب بند
کی ہیئتوں میں لکھی گئی اور اس میں گاہے گاہے ہیئت کے مختلف
تجربے بھی ہوتے رہے۔

سب سے پہلے معریٰ نظم کی پہل عبدالحلیم شرر نے کی۔ ان کی
کوششوں سے بعد میں اسے استحکام ملا۔ انہوں نے قید و بند
کا شاعری کے خلاف آواز اٹھائی۔ اپنے [illegible]

میں لکھتے ہیں

"جن لوگوں نے انگریزی علم عروض اور قواعد شعر و سخن
کو غور سے دیکھا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اردو نظم میں
جس قدر سختی کی گئی ہے اسی قدر انگریزی میں سہولت سے
کام لیا گیا ہے ۔ اردو شاعری میں صدہا قیدیں اور ہزارہا
قسم کی پابندیاں ہیں اور شعر کی گردن کاٹتی ہیں ۔ خلاف اس
کے انگریزی میں بہت کم قیدوں کا لحاظ رکھا گیا ہے ۔ اس سے
زیادہ کیا ہوگا کہ باوجود اس شرط کے اب تک انگریزی میں
قافیہ کی ضرورت نہیں اور اردو میں جب تک قافیہ کی پابندی
نہ ہو شعر ہی نہیں ہو سکتا ۔"

دلگداز ، ستمبر ۱۸۸۹ء ص ۵

شرر مسلسل نئی قسم کی شاعری کی راہ تلاشتے رہے ۔ لکھتے ہیں

"سر دست ہم نظم کی ایک نئی قسم کی طرف توجہ کرتے ہیں

جو انگریزی میں تو بکثرت موجود ہے مگر اردو میں بالکل
نئی اور عجیب چیز نظر آتی تھی۔ مشرقی شاعری میں
ردیف و قافیہ بہت ضروری اور لازمی خیال کئے جاتے ہیں
مگر انگریزی میں ایک جداگانہ وضع کی نظم ایجاد کی گئی ہے
جسے 'بلینک ورس' کہتے ہیں اردو میں اس کا نام اگر
نظم غیر مقفیٰ رکھا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔"

بعد میں اسے نظم معریٰ کے نام سے جانا جانے لگا۔ شرر کی
لیکن شرر کے زمانے میں اس صنف نے خوب مقبولیت حاصل کی۔

اسی عہد میں جب نظم معریٰ کی ہئیتی تجربے سے گزر رہی تھی
'آزاد نظم' کی شروعات ہوئی۔ یہ دونوں قسمیں انگریزی سے
بالواسطہ ماخوذ ہیں۔ آزاد نظم کی تعمیر میں ن۔ م۔ راشد
میراجی، تصدق حسین خالد وغیرہ نے اہم رول ادا کئے۔
بعد ازاں یہ صنف جدید اردو شاعری کی اہم ترین صنف قرار پائی۔

Scanned with CamScanner